بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظــــــرات

ربیع الاول کے مبارک مہینے کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس مہینے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں تشــریف آوری ہوئی اسلئے اس میں آپ کی سیرت طیبہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں ۔ جلسے کئے جاتے ہیں ۔ بعض اخبـارات و جـرائد خصوصی شمارے نکالتے ہیں ۔ ربیع الاول میں سیرت طیبہ کا یہ اہتمام یقیناً افادیت کا حامل ہے مگر یہ اہتمام اس مہینے تک محدود نہیں رہنا چاہئیے بلکہ کسی نہ کسی انداز سے سارے سال جاری رہنا چاہئیے ۔ قرآن کریم میں آپ کے طرز زندگی کو بہترین نمونہ عمل قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کی محبت کے حصول اور اسکی طرف سے بخشش کا انحصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے اتباع پر ہے۔ مسلمان جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے تو وہ در اصل اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ زندگی میں صرف اللہ ہی کی عبادت یعنی اطاعت و بندگی کرے گا اور اطاعت و بندگی کا وہی طرز اختیار کرے گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا ۔

اب ظاہر ہے کہ اتباع اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس سے واقفیت بھی ہو اسلئے آپ کے طرز زندگی یعنی سیرت طیبہ سے واقفیت حـاصل کـرنا ہر مسلـمان پر فـرض ہے۔ سیرت طیبہ کا مطالعـہ دراصـل ایک انسـانی ضـرورت ہے۔ انسان کی زندگی میں مختلف النوع حالات پیش آتے ہیں، مثلاً وہ کبھی تو تونـگر ہوتا ہے ، کبھی مفلس ، کبھی فرمانروا اور کبھی

اطاعت گزار ـ کبھی اسے کسی کی دوستی حاصل ہوتی ہے اور کبھی کسی کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ـ صورت حال کوئی بھی ہو قدرتی طور پر انسان کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس سے کامیابی کے ساتھ نمٹنے کیلئے کیا رویہ اختیار کرے ـ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ بطور نمونہ عمل ایک انسان کامل کے حالات زندگی سے واقف ہونا ہر انسان کی فطری خواہش اور ایک ناگزیر امر ہے ـ اب یوں تو لا تعداد عظیم انسانوں کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں ـ ان میں صاحب شوکت بادشاہ بھی ہیں ـ فاتح کمانڈر بھی ہیں ـ ماہر قانون بھی ہیں ـ دوسری شخصیتیں بھی ہیں جن کی زندگی کے بعض رخ قابل تقلید اور مکمل ہیں مگر انہوں نے زندگی کے ایک رخ کی تکمیل کیلئے دوسرے رخ کو نظر انداز کر دیا ہے ـ

یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ زندگی کے کسی ایک رخ کیلئے نمونہ ایک شخصیت سے لیا جائے اور دوسرے رخ کیلئے دوسری شخصیت سے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان شخصیتوں نے عام طور سے زندگی کے دوسرے رخوں کو نظر انداز کرکے ایک رخ کی تکمیل کی ہے ، لہذا ایسے غیر متوازن پہلوؤں کے مجموعے سے ایک متوازن زندگی کا نقشہ تیار نہیں کیا جا سکتا ـ

بعض لوگ ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے روحانی سکون کی تلاش میں عملی زندگی کو خیر باد کہہ کر اور دوسرے انسانوں سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرکے جنگلوں اور پہاڑوں میں بسیرا کر لیا ـ ظاہر ہے کہ اس طرز زندگی میں بھی نمونہ عمل بننے کی صلاحیت نہیں ہے ورنہ دنیا میں کوئی رونق رہے گی اور نہ ہی نسل انسانی آگے بڑھ سکے گی ـ نمایاں انسانوں میں ایک گروہ فلسفیوں کا ہے جنہوں نے زندگی کے بارے میں اپنے افکار پیش کئے ان حضرات نے جو کچھ سوچا اور جو کچھ کہا اس پر عمل کرکے اسے قابل عمل اور

کامیابی کا ضامن ثابت نہ کر سکے ۔ اسکے علاوہ اللہ تعالی کی طرف سے انسانوں کی رهنمائی کیلئے پیغمبر بھی بھیجے جاتے رهے جنھوں نے اپنی اپنی قوم کے سامنے بہترین نمونہ عمل پیش کیا مگر اول تو وہ کسی مخصوص قوم اور مخصوص وقت کیلئے مبعوث کئے گئے تاکہ اس قوم کے مخصوص حالات کے مطابق ان کی اصلاح کر سکیں ۔ ان کا پیغام تمام انسانوں کے لئے اور زندگی کے هر رخ کے لئے نہیں تھا ۔ دوسرے یہ کہ ان کے مکمل حالات تاریخ میں محفوظ نہیں هیں اور جو چیدہ چیدہ حالات و واقعات ملتے هیں ان کا قابل اعتماد تاریخوں سے مستند هونا ثابت کرنا مشکل ہے لیکن اگر ان کو مستند مان بھی لیا جائے تو ان سے عملی زندگی کا مکمل خاکہ تیار نہیں هوتا ۔

اس کے برعکس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہیں کوئی خلا نہیں ملتا بلکہ هر رخ مکمل ملتا ہے هر چیز چمکتے هوئے سورج کی طرح واضح ہے ۔ آپ کا شخصی کردار اور آپ کے اعلی اخلاقی اوصاف رحمت ، رأفت ، صبر ، شجاعت ، شکر ، توکل ، عبادت وغیرہ سب کی کیفیت اور عملی نمونے موجود هیں ۔ اسی طرح آپ کی گھریلو زندگی میں اچھے شوهر ، مشفق باپ اور نانا کے نمونے مل جاتے هیں ۔ اجتماعی زندگی میں اچھے ساتھی ، مہربان سربراہ مساکین کے سرپرست اعلی کمانڈر بہترین منتظم و مدبر ، دشمنوں کے همدرد وغیرہ غرضیکہ هر عمل کا نمونہ اور بہترین نمونہ آپ کی ذات میں ملتا ہے یعنی ایک هی ذات میں هر عمل کا نمونہ اور هر معاملے میں رهنمائی مل جاتی ہے ۔

زندگی کا هر عمل انسان کے کسی نہ کسی فطری تقاضے کا مظہر هوتا ہے ۔ اللہ تعالی نے انسان کو کچھ وجدان ، ضمیر ، حواس ، عقل ، احساسات ، جذبات وغیرہ عطا کئے جن کا کوئی نہ کوئی فطری تقاضا

ہوتا ہے ، مثلاً انسان وجدان کے ذریعے اچھے اور برے اوصاف میں امتیاز کرتا ہے حواس کے ذریعے مشاہدہ اور عقل کے ذریعے استدلال کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے جذبات کی تسکین اور خواہشات کی تکمیل کرنا بھی پسند کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دین عطا ہوا اور جس پر آپ نے عمل کرکے دکھایا اس میں توازن و اعتدال کے ساتھ تمام فطری تقاضوں کی تکمیل کا انتظام ہے۔ چونکہ انسان کی فطرت نہیں بدلتی ، انسانیت کے تقاضے نہیں بدلتے۔ اس لئے یہ دین دائمی ہے اور اس کا عملی خاکہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ دائمی نمونہ عمل ہے۔ جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے سیرت طیبہ کے ذریعے مضطرب اور غیر متوازن انسانی معاشرے کو امن و سکون کی نعمت عطا ہوئی تھی اسی طرح آج بھی آپ کی سیرت طیبہ کا اتباع دکھی انسانیت کے لئے امن و عافیت کا موجب ثابت ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ چونکہ قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے اس لئے قرآن کریم اور سیرت طیبہ کا ساتھ ساتھ مطالعہ ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔ اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جب تک مسلمان قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کے مطابق زندگی گزارتے رہیں گے وہ زندگی کے سیدھے اور کامیاب راستے پر گامزن رہیں گے۔

مندرجہ بالا امور کی روشنی میں ضرورت ہے کہ مسلمان قرآن کریم اور سیرت طیبہ کے مطالعے کا پورا پورا اہتمام رکھیں۔ خود بھی مطالعہ کریں دوسروں کو بھی مطالعے کی دعوت دیں۔ تعلیمی نصاب

میں ہر سطح پر قرآن کریم اور سیرت طیبہ کو اس سطح کے مطابق اجمال یا تفصیل کے ساتھ شامل کیا جائے ۔ حکومت کی طرف سے ترجمے والے قرآن کریم کے نسخوں اور سیرت طیبہ کے موضوع پر کتابوں کی مفت فراہمی کا انتظام ہو ۔ وقتاً فوقتاً جلسے کئے جائیں اور کانفرنسیں منعقد کی جائیں اور ان میں قرآن و سنت کے موضوعات پر پڑھے جانے والے مقالات کو شائع کرکے تقسیم کیا جائے ان موضوعات پر ریڈیو ٹی وی سے نشر کئے جانے والے پروگراموں میں اضافہ کیا جائے ۔ اخبارات و رسائل بھی ان موضوعات کی طرف مزید توجہ دیں ۔

اس قسم کے اقدامات کے ذریعہ لوگوں کو قرآنی تعلیمات اور سیرت طیبہ سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل ہو سکے گی اور اس واقفیت کے بعد ان کے لئے سیرت طیبہ کے عملی نمونے کے مطابق قرآنی تعلیمات پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا ۔

(مدیر)

****